Fazail Jihad wal Chal Ahadees

فضائل جہاد و چہل احادیث

جہاد کے فضائل و مسائل سے متعلق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی روایات حدیث اس کثرت سے منقول ہوئی ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔ اس جگہ ان میں سے صرف چالیس حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔ اس عدد میں ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت کو پہنچا دے، اس کا حشر قیامت کے دن علمائے مقبولین کے ساتھ ہو گا۔ اس برکت کو لکھنے والا بھی حاصل کر سکتا ہے اور اس کو چھاپ کر شائع کرنے والا بھی۔

حدیث نمبر 1 :۔

عن معاذ ا بن جبل فی حدیث طویل قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم رأس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ وذروۃ سنا مہ الجہاد۔ (رواہ احمد والترمذی از مشکوٰۃ)

ترجمہ :۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ (عنہم) ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اصل کام اسلام ہے اور اسلام کا عمود جس پر اس کی تعمیر قائم ہے، نماز ہے اور اس کا اعلیٰ مقام جہاد ہے"۔ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی عزّت و قوت جہاد پر موقوف ہے۔ جب وہ جہاد چھوڑ دیں گے، ذلیل اور کمزور ہو جائیں گے۔

حدیث نمبر 2:۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم مثل المجاھدین فی سبیلاللہ کمثل الصائم القانت بآیات اللہ لا یفتر من صیام ولا صلوٰۃ حتٰی یرجع المجا ھدین فی سبیل اللہ ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے لیے جہاد کرنیوالے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مسلسل روزے رکھتا رہے اور رات بھر تہجد کی نماز اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہے۔ نہ کسی دن روزہ میں سستی کرے اور نہ کسی رات نماز میں، اور مجاہد کو یہ فضیلت اس وقت تک برابر حاصل رہے گی جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر نہ آجاوے۔

حدیث نمبر 3:۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال مر رجل من اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عینیۃ من مأ عذبۃ فاعجبتہ فقال لوا عترلت الناس فا قمت فی ھذا الشعب فذکر ذٰلک لر سول صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوٰۃ فی بیتہ سبعین عاماً الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزو فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ (ترمذی)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی ایک پہاڑی درہ میں ایک چشمہ پر پہنچے چشمہ میٹھااور صاف دیکھ کر ان کو پسند آیا اور دل میں کہا کہ یہ جگہ عبادت کے لیے بہت اچھی ہے۔میں لوگوں سے الگ ہو کر یہیں قیام کر لوں۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تواس نے خیال کاذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "ایسانہ کرو!اس لیے کہ ایک شخص کااللہ کے راستہ (جہاد میں کھڑاہونااپنے گھر میں رہ کر ستر سال کی نماز سے بہتر ہے۔کیاتم نہیں چاہتے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتاہے تھوڑی دیر بھی،اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"

فائدہ :۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کی ضرورت کے وقت خلوت میں بیٹھ کر عبادت کرنے سے جہاد میں حصہ لینابدرجہا بہتر ہے۔

حدیث نمبر 4:۔

عن ابی ا مامۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) والذی نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ لغدْوۃ اوروحۃ فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیھا ولمقام احدکم فی الصف خیر من صلوتہ ستین سنۃ (رواہ احمد)

ترجمہ :۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے،اللہ کے راستہ (جہاد میں ایک مرتبہ صبح یاشام کو نکلناساری دنیااور اس کی تمام نعمتوں سے بدرجہا بہتر ہے اور ایک شخص کا جہاد صف میں کھڑاہوناگھر میں بیٹھ کر ساٹھ برس کی نمازوں سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر 5:۔

عن عبداللہ بن عمروان رضی اللہ عنہ (عنہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد سے واپسی کے سفر میں بھی وہی ثواب ملتاہے جو جہاد کے لیے جانے کے وقت ملتا ہے۔

حدیث نمبر 6 :۔

وعن ابی موسی رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ، فقام رجل رث الھیئۃ فقال یا اَبا موسیٰ انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا قال نعم فرجع الیٰ اصحابہ فقال اقرأ علیکم اسلام ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ ثم مشیٰ بسیفہ الی العدو فضرب بہ حتیٰ قتل ----- (رواہُ مسلم)

ترجمہ :۔ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ میں ہیں۔یہ سن کر ایک خستہ حال آدمی کھڑاہوااور کہنے لگااے ابو موسیٰ !آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ ارشاد سنا ہے ؟انھوں نے فرمایہ کہ ہاں ! یہ شخص فوراًاپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیااور ان کو آخری سلام کیااور اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی۔ ننگی تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑااور مسلسل لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا۔

حدیث نمبر7 :

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شھید وعضیف متعفف وعبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لموالیہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے وہ تین آدمی پیش کئے گئے (غالباًشبِ معراج میں) جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔اول شہید فی سبیل اللہ۔دوسرے وہ متقی پرہیز گار جو کوشش کر کے ہر گناہ سے بچتا ہے۔ تیسرے وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی خوب کی اور اپنے آقاؤں کی خدمت وخیر خواہی میں بھی کوتاہی نہیں کی۔

حدیث نمبر 8 :

عن عبد اللہ بن حبشی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الا عمال افضل قال طو ل القیام قیل فای الصد قتہ افضل قال جھد المقل قیل فا ی الھجر ت ا فضل قال من ھجر ما حرم اللہ علیہ قیل فا ی الجھاد افضل قال من جاھد المشر کین بمالہ و نفسہ قیل فا ی القتل اشرف قال من اھریق دمہ و عقر جوا دہ (رواہ ابو دؤد)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ عبادت میں سب سے افضل کون سا عمل ھے ؟فرمایا کہ (نفل نماز میں) طویل قیام۔ پھر سوال کیا گیا کہ صدقہ کونسا افضل ہے ؟تو آپ نے فرمایا کہ مفلس آدمی جو اپنی مزدوری میں سے خرچ کرے۔ پھر سوال کیا گیا کہ ہجرت کونسی افضل ہے ؟تو آپ نے فرمایااس شخص کی ہجرت افضل ہے جو ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ پھر سوال کیا گیا کہ جہاد کون سا افضل ہے ؟تو فرمایا جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ مشرکین سے جہاد کیا۔ پھر سوال کیا گیا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا کون سا افضل واشرف ہے ؟تو فرمایا کہ جس شخص کا اپنا بھی خون بھا دیا گیااور اس کا گھوڑا بھی مار دیا گیا۔

حدیث نمبر9 :

عن کعب بن مرۃ رضی اللہ عنہ (عنہم) فی حدیث مرفوع من بلغ العدو بسھم رفعہ اللہ بہ درجہ قال ابن النجار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الدرجہ؟ قال أما انھالیست بعتبۃ امّک ولکن بین الدرجتین مائۃ عام (رواہ النسائی)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص دشمن کو ایک تیر مارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں ایک درجہ کا اضافہ فرمادیں گے۔ابن بخار رضی اللہ عنہ (عنہم) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ! درجہ سے کیا مراد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاارے ! درجہ کا مطلب تمھاری ماں کی دہلیز ہونے سے تو رہا،بلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔

حدیث نمبر 10 :

وعن انس رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسولاللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ فی سبیل اللہ وروحۃ خیر من الدنیا وما فیھا ۔(مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک صبح کو اللہ کی راہ میں نکلنا اور ایک شام کو اللہ کی راہ میں (جہاد) میں نکلنا ساری دنیا اور اسکی تمام دولتوں اور نعمتوں سے بہتر ہے۔

حدیث نمبر 11 :۔

عن ابی سعید رضی اللہ عنہ (عنہم) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بعثانی بنی لحیان من ھذیل فقال لیبعث من کل رجلین احدھما والاجر بینھما (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاھدین کا ایک لشکر قبیلہ ہذیل کی شاخ بنی لحیان کے مقابلے کے لیے بھیجا اور جہاد کے لیے نکلنے والے صحابہ کرام کو یہ حکم دیا کہ ہر دو مردوں میں سے ایک مرد جہاد کے لیے جائے، ایک گھر کی ضرویات وغیرہ کے لیے یہاں رہ جائے اور اس طرح کرنے سے جہاد کا ثواب دونوں مسیں مشترک ہو جائے گا۔"

شہری دفاع کی خدمت بھی جہاد ہی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد صرف محاذ جنگ پر جا کر لڑنے ہی کا نام نہیں، جو لوگ اپنے اور دوسرے مسلمانوں کے گھروں کی حفاظت کے قصد سے شہر میں رہ جائیں وہ بھی مجاھد ہیں۔ کیونکہ محاذ پر لڑنے والے سپاہیوں کی وہ امداد کر رہے ہیں کہ ان کے اہل وعیال اور گھر بار کی حفاظت کر کے ان کو بے فکر کر دیا ہے۔ ہمارے ملک میں شہری دفاع کی خدمت انجام دینے والے جو بھی خدمت انجام دیتے ہیں وہ بھی اللہ کے نزدیک مجاہدین کے حکم میں ہیں۔

جہاد کی نیّت

حدیث نمبر 12:۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ یعلم من یکلم فی سبیل اللہ الاجاء یوم القیامۃ و جرحہ یثعب وما اللون لون الدم والریح ریح المسک (بخاری، مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ (ص) نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے اور اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے، تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہ رہا ہو گا۔ وہ صورت میں تو خون ہو گا مگر اس کی خوشبو مشک جیسی

ہو گی۔

فائدہ: اس حدیث میں جو یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا۔اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جس شخص کی نیت،نام ونمود اور شہرت کی یا کسی اور دنیوی مفاد کے لیے لڑنے کی ہو اور زخمی ہو جائے،وہ اللہ کی راہ میں زخمی نہیں ہوا۔اس کو یہ فضیلت نہیں ملے گی بلکہ یہ فضیلت خاص اس شخص کا حق ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت اور اسلامی ملک سے دشمنانِ دین کی مدافعت کی نیت سے لڑتا ہے۔

حدیث نمبر13:

عن ابی موسٰی رضی اللہ عنہ (عنہم) قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل وقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیاء فھو فی سبیل اللہ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ: ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی آیااور عرض کیا(جہادہیںلوگ مختلف نیّتوں سے شریک ہوتے ہیں)ایک شخص اس نیت سے جہاد میں شریک ہوتا ہے کہ مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔ایک شخص اس لیے جہاد کرتا ہے کہ دنیامیں اسکاچرچاہوگااورتاریخ میں یاد گار باقی رہے گی۔ایک شخص اس لیے جہاد کرتا ہے کہ دنیاکے لوگ یہ محسوس کرلیں کہ یہ اسلام کا بڑاخدمت گزاراور جانثار ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والاان میں سے صرف وہ ہے جواس نیت سے جہاد کرے کہ اللہ کاکلمہ بلند ہواوراُس کے دشمن زیر ہوں۔

رباط یعنی اِسلامی سرحدوں کی حفاظت

حدیث نمبر14:۔

وعن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول صلی اللہ علیہ وسلم رباط یوم خیرمن الدنیاوماعلیھا۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ایک دن کا رباط "یعنی اسلامی سرحدوں کی حفاظت کاکام ساری دنیااور جوکچھ اس میں ہے،ان سب سے بھتر ہے۔

حدیث نمبر15:۔

عن فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ (عنہم)عن رسول صلی اللہ علیہ وسلم قال کل میت یختم علیٰ عملہ الاالذی مات مرابطاًفی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الیٰ یوم القیامۃ ویأمن من فتنۃ القبر(ترمذی،ابوداؤد،دارمی)

ترجمہ :۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے۔مرنے کے بعداس کے عمل میں کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی ،بجزاس شخص کے جواللہ کی راہ میں کسی سرحد کی نگرانی کرتے ہوئے مر گیاتواس کا عمل قیامت تک اس کے اعمال نامے میں بڑھایاجاتارہے گااور قبر کے سوال وجواب سے بھی آزادرہے گا۔

حدیث نمبر 16 :۔

عن سلمان الفارسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلۃ فی سببیل اللہ خیرمن صیام شہر وقیامہ وان مات اجری علیہ عملہ الذی کان یعلمہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان(مسلم)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن رات کا رباط یعنی اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی خدمت انجام دینا ایک مہینے کے مسلسل روزے اور ساری رات نماز تہجد سے افضل ہے اور جو شخص اس حال میں یعنی کسی اسلامی سرحد کی حفاظت کی حالت میں مر جائے تو قیامت تک اس کے تمام نیک عمل ،جو وہ روزانہ کیا کرتا تھا، برابراس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے رہیں گے اوراس کا رزق للہ کی طرف سے جاری رہے گااور قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

حدیث نمبر 17 :۔

عن ابی عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسھا النار عین بکت من خشیۃ اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ ۔

ترجمہ :۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو2آنکھیں ایسی ہیں کہ انھیں آگ نہیں چھوئے گی۔ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو۔دوسری وہ آنکھ جس نے جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری ہو۔

رینجرز پولیس کے لیے عظیم الشان بشارت

آج کل سرحدوں کی حفاظت کرنے والی پولیس جن کو رینجرز کہتے ہے ،ان میں سے بہت سے آدمی اس کو محض ایک نوکری سمجھ کرانجام دیتے ہیں،اگروہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں اور یہ خدمت اس عظیم ثواب کی نیّت سے انجام دیں تو نوکری کے ساتھ یہ عظیم الشان دولت بھی ان کو حاصل ہوگی۔ان کو اپنی اور خانگی ضرورتوں کے لیے ان کو جو تنخواہ ملتی ہے وہ اس ثواب سے ان کو محروم نہ کرے گی۔شرط یہی ہے کہ اس خدمت کی انجام دہی میں اصل نیت "رباط"یعنی اسلامی سرحد کو دشمنانِ دین سے محفوظ رکھنے کی ہو۔

حدیث نمبر 18 :۔

عن ابن عباسرفعہ لا اخبرکم بخیرالناس منزلا قلنا بلیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل اخذ برأس فرسہ فی سبیل اللہ حتیٰ یعود اویقتل الا اخبرکم بااالذی یلیہ قلنا نعم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

رجل معتزل فی شعب من اشعب یقیم اصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعتزل الناس شرہ او اخبرکم بشرالناس قلنا نعم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یسئل با اللہ ولا یعطی بہ (مالک ۔ ترمذی ۔ نسائی)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں بتلاؤں کہ سب انسانوں سے زیادہ اچھا مقام اللہ کے نزدیک کس کا ہے؟ وہ شخص جو اپنا گھوڑا لے کر اللہ کی راہ میں کسی اسلامی سرحد کی حفاظت میں لگ گیا اور یہی مقیم رہا یہاں تک کہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے۔ پھر فرمایا کہ میں تمھیں بتلاؤں کہ اس شخص کے قریب کس کا درجہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور فرمایئے۔ فرمایا جو کسی پہاڑ کی گھائی جا کر مقیم ہو گیا اور نماز اور زکوۃ ادا کرتا، لوگوں کو اپنی ایذاؤں سے بچایا۔ پھر فرمایا تمھیں سب سے بدترین آدمی کا پتہ دوں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص دوسروں سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے مگر جب کوئی اس سے اللہ کے نام پر مانگے تو اسے کچھ نہیں دیتا۔

شہید فی سبیل اللہ کا مقام اور اس کے درجات

حدیث نمبر 19 :۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من شئی الاالشہید یتمنّی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ ۔(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جو جنت میں داخل ہو جائے اور پھر اسکو یہ کہا جائے کہ تو لوٹ کر دنیا میں چلا جا، ساری دنیا کی حکومت و دولت تجھے دے دی جائے گی تو وہ کبھی جنت سے نکل کر دوبارہ دنیا میں آنے پر راضی نہ ہو گا، بجز شہید کے جو یہ تمنا ظاہر کرے گا کہ مجھے دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں پھر جہاد کر کے شہید ہوں۔ اسی طرح دس مرتبہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں، پھر شہید ہو کر آؤں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا بڑے اعزاز و اکرام کا مشاہدہ کرے گا (جو کسی اور عمل کا نہیں ہے)۔

حدیث نمبر 20 :۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو ددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی اقتل ثم احیی ثم اقتل ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر مجھے زندہ کیا جائے، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جائے، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کر دیا جائے، پھر قتل کیا جاؤں۔

شہید کے تین درجے

حدیث نمبر 21 :۔

عن عقبہ بن عبد السلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القتلی ثلثہ مؤمن جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ فاذا لقی الحدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ فذالک الشھید الممتحن فی خیمۃ اللہ تحت عرشہ لا یفضلہ النبیون الا یالنبوۃ ومؤمن خالط عملا صالحاً وآ خر سیئاً جاھد بنفسہ وما لہ فی سبیل اللہ اذالقی العدو قاتل حتی یقتل قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصمصۃ محت ذنوبہ وخطایاہ ان السیف محاء للخطایا واد خل الجنۃ من ای باب شاء ومنافق جاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ اذا لقی العدو وقاتل حتی یقتل فذلک فی النار ان السیف لا یمحو النفاق۔(دارمی از مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہاد میں قتل ہونے والے تین طرح کے آدمی ہیں۔ایک وہ شخص ہے جو خود مؤمن کامل، صالح ہے۔اس کے ساتھ اس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان ومال سے جہاد کیا اور جب دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا توڈٹ کر لڑا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔اس شخص کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ اصل شہید اور امتحان میں کامیاب ہے جو قیامت کے دن عرشِ رحمنٰ کے نیچے خیمہ میں ہوگا اور انبیاء سے اس کا مقام صرف اتنا ہی کم ہوگا جو درجۂ نبوّت کا تقاضا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو مؤمن مسلمان تو ہے مگر عمل میں کچھ نیک کام کیے، کچھ بُرے کیے، پھر اس نے اپنی جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور دشمن کے مقابلے میں لڑا، یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔اس شخص کے بارے میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جہاد مصمصہ (یعنی سینگ کی طرح چوس کر فاسد مادہ نکالنے والا) ہے جس نے اس کے سب گناہوں کو مٹا دیا۔اور تلوار سب خطاؤں کو مٹا دینے والی ہے۔یہ شخص جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکے گا۔تیسرا وہ منافق ہے جس نے اپنی جان ومال سے جہاد کیا اور دشمن سے لڑ کر مقتول ہو گیا (مگر نیت خالص اللہ کے لیے نہیں تھی) یہ جہنم میں جائے گا، کیونکہ تلوار کفر ونفاق کو نہیں مٹا سکتی۔

مجاہد اپنی موت مر جائے تو بھی شہید ہے

حدیث نمبر 22 :۔

عن ابی سھل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہادۃ وان مات علیٰ فراشہ (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہید ہونے کی دعا مانگے تو اس کو اللہ تعالے شہیدوں ہی کے مرتبے پر پہنچا دے گا، اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

حدیث نمبر 23 :۔

عن ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات اوقتل او وقصہ فرسہ او لعبیرہ او لد غتہ ھامۃ اومات علیٰ فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہیدو ان لہ الجنۃ ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جہاد کے لیے نکلا، پھر اسکو موت آگئی یا کسی نے قتل کر دیا، یا سواری سے گر کر مر گیا، یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر کسی مرض میں مر گیا تو وہ بھی شہید ہے اور اس کے لیے جنت ہے۔

مال اور زبان سے بھی جہاد ہوتا ہے

حدیث نمبر 24 :۔

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم (رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی)

ترجمہ :۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے خلاف جہاد کرو اپنے مالوں سے، اپنی جانوں سے اپنی زبانوں سے۔

مال کا جہاد تو یہ ہے کہ جہاد کے کاموں میں مال صرف کیا جائے، اور زبان کا جہاد یہ کہ آپ لوگوں کو جہاد کی ترغیب دے کر اس پر آمادہ کریں اور جہاد کے احکام بتلائیں اور یہ بھی کہ اپنی گفتگو اور تقریر سے دشمن کو مرعوب کرے۔ایسی نظمیں جن سے مسلمانوں میں جذبہ جہاد قوی ہو، یا جن سے دشمنوں کی تذلیل ہو، وہ بھی اس جہاد میں شامل ہیں۔ جیسے حضرت حسان ثابت رضی اللہ عنہ (عنہم) جو شعرائے صحابہ میں سے ہیں، ان کی نظمیں جو مشرکین مکہ کے مقابلہ پر کہی گئی ہیں، ان کو جہاد قرار دیا گیا ہے،

اور قلم سے لکھنا بھی زبان سے بولنے کے قائم مقام ہونے کے سبب اسی حکم میں ہے۔

جہاد کے لیے مال خرچ کرنے کا ثوابِ عظیم

حدیث نمبر 25 :۔

عن حزیم بن فائتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃً فی سبیل اللہ کتب لہ بسبع مائۃ ضعف ۔ (الترمذی والنسائی)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں کچھ مال خرچ کرتا ہے تو سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔یعنی ایک روپیہ خرچ کرے تو سات سو روپیہ خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث نمبر 26 :۔

وعن ابی الدرداء وابی ھریرہ وابی امامہ وعبد اللہ بن عمر وجابر بن عبد اللہ وعمران بن حصین رضی اللہ عنہ (عنہم) کلھم یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ارسل نفقۃ فی سبیل اللہ واقام فی بیتہ فلہ

بکل درھم سبع مائۃ درھم ومن غزا بنفسہ فی سبیل اللہ وانفق فی وجھہ ذٰلک فلہ بکل درھم سبع مائۃ الف درھم (ابن ماجہ)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد کے لیے کچھ مال خرچ کیا مگر خود جہاد میں نہیں گیا اس کو ایک درہم پر سات سو درہم کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے خود جہاد بھی کیا اور اس میں اپنا مال بھی خرچ کیا تو اس کے ایک درہم کا ثواب سات لاکھ درہم کے برابر ہو گا۔

حدیث نمبر 27 :۔

عن عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ (عنہم) سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الصدقۃ افضل قال اخدام عبد فی سبیل اللہ او اظلال فسطاط فی سبیل اللہ (ترمذی)

ترجمہ:۔کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل صدقہ کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کے لیے کوئی غلام دے دینا یا مجاہدین پر سایہ کرنے کے لیے کوئی خیمہ بطورِ عاریت کے دے دے۔

ہندوستان پر جہاد کی خاص اہمیّت اور فضائِل

حدیث نمبر28:

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال وعدنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزوۃ الھند فان ادرکتھا انفق فیھا نفسی ومالی فان قتلت کنت افضل الشھداء وان رجعت فانا ابوھریرۃ المحرر (نسائی)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ہندوستان کے جہاد کا وعدہ فرمایا ہے۔اگر میں نے اپنی زندگی میں اس کو پالیا تو اپنا سارا زور اور اپنی جان اس میں خرچ کرونگا، پھر اگر میں قتل کر دیا گیا تو افضل الشہداء ہو جاؤں گا اور اگر زندہ لوٹا تو میں جہنم سے آزاد ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) ہوں گا۔

فائدہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) کے بیان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان کے جہاد میں شریک ہونے والوں کے لیے یہ عظیم الشان خوشخبری دی ہے کہ جو شخص اس جہاد میں شریک ہو جائیگا وہ افضل الشہداء ہو گا اور جو زندہ واپس آجائے گا وہ عذاب الٰہی سے آزاد قرار دیا جائے گا۔

ہندوستان کے جہاد کی خاص فضیلت کا بیان جیسے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) کی اس حدیث میں ہے اسی طرح ایک دوسری حدیث حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

حدیث نمبر29:

و عن ثوبان رفعه عصابتان من امتی اجارهم اللہ من النار عصابۃ الغزوۃ الہند و عصابۃ تکون مع عیسٰی ابن مریم(اوسط، طبرانی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو جماعتیں میری امت میں ایسی ہیں جن کے لیے اللہ تعالٰی نے جہنّم سے نجاد لکھ دی ہے۔ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر جہاد کرے گی۔دوسری وہ جماعت جو آخر زمانہ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعدان کے ساتھ ہو گی۔

ہندوستان کے جہاد سے کونسا جہاد مراد ہے؟

ان دونوں حدیثوں میں جو فضائل غزوہ ہند کے ارشاد فرمائے گئے ہیں اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان پر جہاد تو پہلی صدی ہجری سے لیکر آج تک مختلف زمانوں میں ہوتے رہیں ہیں،اور سب سے پہلا سندھ کی طرف سے محمد بن قاسم کا جہاد ہے جس میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعیں کی شرکت نقل کی جاتی ہے۔تو کیا اس مراد پہلا جہاد ہے یا جتنے جہاد ہو چکے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ سب اس میں شامل ہے؟

الفاظ حدیث میں غور کرنے سے حاصل یہی معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ حدیث عام ہیں۔اس کو کسی خاص جہاد کے ساتھ مخصوص و مقیّد کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔اس لیے جتنے جہاد ہندوستان میں مختلف زمانوں میں ہوتے رہے وہ بھی اور پاکستان کا حالیہ جہاد بھی اور آئندہ جو جہاد ہندوستان کے کفار کے خلاف ہو گا وہ سب اس عظیم الشان بشارت میں شامل ہیں۔

واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم

ترکِ جہاد کی وعید اور دنیا میں اُس کا وبال

حدیث نمبر 30 :۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغزو لم یحدث بہ نفسہ مات علےٰ شعبۃ من النفاق (رواہ مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا اور نہ اپنے دل ہی میں جہاد کا ارادہ کیا وہ ایک قسم کی نفاق پر مرے گا۔

حدیث نمبر 31 :۔

وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یغزو او یجھز غاز یا او یخلف غاز یانی اھلہ بخیر اصابہ اللہ بقارعۃ قبل القیامہ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامانِ جہاد دیا، اور نہ کبھی کسی مجاہدِ فی سبیل اللہ کی یہ خدمت انجام دی کہ اس کے اہل وعیال کی نگرانی بلا کسی غرضِ دنیوی کے پوری طرح کی تو قیامت سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نازل فرمائیں گے۔

ترکِ جہاد مصائب کو دعوت دینا ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہاد میں کسی نہ کسی طرح حصہ ضرور لے۔ اگر محاذ پر جا کر لڑنے کی قوت و قدرت نہیں تو مجاہدین کو سامان فراہم کرنے میں حصہ لے، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو مجاہدین کے اہل وعیال کی خدمت خالص اللہ کے لیے دنیوی اغراض سے پاک ہو کر کرے اور جو لوگ جہاد کے کسی کام میں حصہ نہ لیں وہ خدا کے عذاب اور مصائب کو دعوت دیتے ہیں کچھ عجب نہیں کہ پاکستان کے مسلمانوں کو جو اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے کا یہ موقع عطا فرمایا ہے، اگر ہم اس کی اہمیت کو محسوس کر کے آگے بھی جہاد کی تیاری کو نہ چھوڑیں تو ہم پر جو آفات و مصائب طوفانوں اور دوسرے صورتوں سے آئے دن مسلط رہتے ہیں اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ پورے پاکستان کو ان سے نجات عطا فرمائیں۔

حدیث نمبر 32 :۔

وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ اثر من جہاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قیامت کے روز اللہ کے سامنے اس طرح حاضر ہو گا کہ اس کے بدن پر کوئی نشان جہاد کا نہ ہو تو وہ ایک عیب کے ساتھ اللہ سے ملے گا۔

جہاد کے لیے اسلحہ اور جنگی سامان بنانا اور مہیا کرنا بھی جہاد ہے

حدیث نمبر 33 :۔

عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر یقول واعدّوا لھم ما استطعتم من قوۃ الاان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی الا ان القوۃ الرمی ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بر سر منبر یہ فرماتے ہوئے پایا کہ قرآنِ کریم کی آیت میں جو مسلمانوں کو دشمنوں کے مقابلے کے لیے قوت بہم پہنچانے کا حکم ہے، یہ قوت تیر اندازی ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ مکرر کر کے فرمائی۔

فائدہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چونکہ جنگ ہی تیر اور تلوار کی تھی اس لیے تیر اندازی اور نشانہ کی مشق واستعداد ہی کو قوت فرمایا۔ مگر اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب جنگ توپوں اور بموں کی ہو تو ان کے استعمال کے طریقے ہی جنگی قوت قرار دیئے جائیں گے اور حکم قرآنی کی تعمیل انھی طاقتوں کی فراہمی سے ہو گی۔

حدیث نمبر 34 :۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرساً فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فہ المیزان یومالقیامہ ۔(رواہ البخاری)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی راہ میں کوئی گھوڑا جہاد کے لیے وقف کر دیا اللہ پر ایمان اور اس سے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے، تو اس گھوڑے کا کھانا پینا، لید اور پیشاب کرنا سب کا ثواب قیامت کے دن اس کی میزانِ عمل میں رکھا جائے گا۔

حدیث نمبر 35 :۔

عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (عنہم) قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یدخل بالسھم الواحد ثلث نفرفی الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ فارمواوارکبو او ان ترمو ااحب الی من ان ترکبوا (ترمذی)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی خاطر تین آدمیوں کو جنت میں داخل کریگا۔ اول اس کا بہ نیت ثواب وجہاد بنانے والا، دوسرا اس کو جہاد میں استعمال کرنے والا، تیسرا اس کی نوک اور بھال کو درست کرنے والا۔ اس لیے تیر اندازی کیا کرو اور گھوڑے کی سواری کی مشق کرو، اور میرے نزدیک تیر اندازی کی مشق گھوڑے کی سواری کی مشق سے زیادہ بہتر ہے۔

کسی غازی کو جہاد کے لیے سامان دینا
یا اس کے گھر کی خبر گیری کرنا بھی جہاد ہے

حدیث نمبر 36 :۔

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (عنہم) وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للغازی اجرہ وللجاعل اجرہ واجرالغازی۔ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غازی کو تو اس کے غزوہ اور جہاد کا ثواب ملتا ہے اور جس شخص نے اس کو مال دے کر جہاد کے لیے بھیجا ہے، اس کو اپنے مال کا ثواب بھی ملے گا اور غازی کے عمل کا بھی۔

دفاعی فنڈ میں چندہ کا ثوابِ عظیم

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد کرنے والے فوجیوں کی تنخواہ یا دوسرے سامان کے لیے مال خرچ کرنے والے بھی ان مجاہدین کے جہاد کا ثواب پاویں گے۔

حدیث نمبر 37:۔

وعن زید بن رضی اللہ عنہ (عنہم) خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھّز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزی ۔(بخاری و مسلم)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی غازی کو جہاد کا سامان دے دیا اس نے بھی جہاد کیا اور جو شخص کسی غازی کے گھر والوں کی نگرانی اور خبر گیری میں لگا رہا اس نے بھی جہاد کر لیا۔

جہاد سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے
مگر قرض اور امانت میں خیانت معاف نہیں ہوتی

حدیث نمبر 38 :۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (عنہم) القتل فی سبیل اللہ یکفر الذنوب کلھا الامانۃ والامانۃ فی الصلوۃ والصوم والا مانۃ فی الحدیث واشد ذٰلک الوداع (کبیر طبرانی)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونا سب گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے مگر امانت میں خیانت معاف نہیں ہوتی، پھر فرمایا کہ صرف مال ہی میں نہیں بلکہ نماز، روزے اور کلام میں بھی ہے۔البتہ ان سب میں زیادہ سخت وہ امانتِ اموال ہے جو کسی کے سپرد کی گئی ہو۔

حدیث نمبر 39 :۔

عن عبد اللہ بن عمرین العاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شی الاالدین ۔

ترجمہ :۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر جو کسی کا قرض اس کے ذمہ ہے وہ معاف نہیں ہوتا (اس کو یا خود ادا کرے یا وصیت ادا کرنے کی کسی معتمد کو کر دے)۔

بحری فوج کے لیے عظیم سعادت !

حدیث نمبر 40 :۔

عن انس رضی اللہ عنہ (عنہم) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حرس لیلۃ علی ساحل البحر کان افضل من عبادۃ فی اھلہ الف سنۃ (رواہ الموصلی بلین)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک رات سمندر کے کنارے پر پہرہ دے تو اس کا یہ عمل اپنے گھر میں ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے